احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

جمعرات 26۔اکتوبر 2006ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 C.P.L 29-FD
الفضل
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 26۔اکتوبر 2006ء 2 شوال 1427 ہجری 26 اخاء 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 240

نماز پڑھ رہے تھے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے فرشتے دن اور رات کو یکے بعد دیگرے آتے جاتے رہتے ہیں اور فجر اور عصر کی نماز میں اکٹھے ہوتے ہیں۔ پھر جب ملائکہ اوپر چلے جاتے ہیں تو ان سے اللہ تعالیٰ پوچھتا ہے کہ میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے تو وہ کہتے ہیں اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم ان کے پاس ایسی حالت میں آئے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلوٰۃ باب فضل صلوٰۃ العصر حدیث نمبر:522)

قبولیت دعا کا ایک لمحہ ہماری دنیا و آخرت سنوار دے گا

خدا تعالیٰ ماں باپ سے بڑھ کر پیار کرتا ہے

نماز، جمعہ اور رمضان کوتاہیوں اور لغزشوں کا کفارہ ہو جاتے ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20۔اکتوبر 2006ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20۔اکتوبر 2006ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ جمعہ حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ دنیا بھر میں براہ راست ایم ٹی اے پر نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا رمضان کا اختتام ہو رہا ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اپنی استعداد اور بساط کے مطابق خدا کے حکموں پر چلتے ہوئے اس کا پیار، محبت اور رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ جو ایسا نہ کر سکے وہ بقیہ دنوں میں فائدہ اٹھائیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت میں خالص ہو کر گزارا ہوا ایک لمحہ کایا پلٹ سکتا ہے۔ سچے خالص لمحوں میں کی گئی دعا بندے اور اس کی بدیوں اور خطاؤں میں مشرق و مغرب جتنی دوری پیدا کر دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ ماں باپ سے بڑھ کر پیار کرتا ہے۔ اس کی ذات سے مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ خدا کو پانے کیلئے خدا کے بنائے ہوئے راستوں پر چلنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ان رستوں کو صاف کر کے، بدعات اور غلط روایات سے پاک کر کے ہمیں دکھا دیا ہے۔ ان رستوں پر چلیں تو خدا بندے کو چمٹا لیتا ہے پھر وہ بندہ وہ نہیں رہتا جو پہلے تھا۔

حضور انور نے فرمایا قرآن اور احادیث میں جمعہ کی نماز کی اہمیت اور برکات کا ذکر تو ملتا ہے مگر جمعۃ الوداع کا ذکر نہیں ملتا۔ اس دن اس بیت میں بھی اور دوسری جگہوں پر بھی کثرت سے لوگ آتے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ جمعہ پڑھو اور گناہ بخشوا لو۔ حالانکہ یہ درست نہیں ہے بلکہ چاہئے کہ یہ جمعہ آئندہ جمعوں کی تیاری کا جمعہ بن جائے۔ خدا تعالیٰ رمضان کے مہینے میں زیادہ بخشش کا سلوک روا رکھتا ہے مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آئندہ نمازوں اور جمعوں پر نہ آیا جائے بلکہ اسے آئندہ کے جمعوں اور نمازوں کیلئے استقبال کا جمعہ بنانا چاہئے۔ یہ جمعہ آئندہ جمعہ اور آئندہ جمعہ اس سے اگلے جمعہ کا پابند بنائے اور یوں چراغ سے چراغ جلتے جائیں اور یہ سلسلہ پھر کبھی ختم نہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن نے جمعہ کی اہمیت کا ذکر کیا ہے اور فرمایا ہے کہ دنیا کی تجارت اور ملازمتیں وغیرہ چھوڑ کر خدا کی عبادت کیلئے آؤ۔ بعض لوگ دیر سے آتے ہیں۔ بعض تو خطبہ ثانیہ کے درمیان پہنچتے ہیں اور کام کا بہانہ بناتے ہیں حالانکہ جلدی آنے والوں، لیٹ آنے والوں اور نہ آنے والوں کے کام کی نوعیت ایک جیسی ہوتی ہے۔ جمعہ کی فضیلت کا احساس پیدا ہو جائے تو پھر بے احتیاطی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے جمعہ کی اہمیت کو ہر احمدی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے احادیث سے جمعہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز پر فرشتے آتے ہیں اور پہلے آنے والوں کا نام لکھتے ہیں اور اونٹ کی قربانی کے برابر اجر لکھتے ہیں پھر گائے پھر مینڈھا پھر مرغی پھر انڈا کے برابر ثواب درج کرتے ہیں اور جب امام خطبہ شروع کر دے تو اندر آ کر خطبہ سنتے ہیں اسی طرح جمعہ کی نماز میں ایک گھڑی ایسی بھی آتی ہے کہ اس کے دوران مانگی گئی دعا قبولیت کا درجہ پاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض لوگ وقت کی تنگی اور کمی کا بہانہ بناتے ہیں حالانکہ یہی لوگ بعض دوسری جگہوں پر بے تحاشا وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ کھیلوں گپوں اور دوسری دلچسپیوں میں مصروف رہتے ہیں اور سوچتے ہیں کہ جمعہ پر گئے تو اتنا وقت لگ جائے گا۔ لیکن حدیث میں آتا ہے کہ جس نے تساہل کرتے ہوئے تین جمعے لگاتار چھوڑے خدا تعالیٰ اس کے دل کو سخت کر دیتا ہے اور یہ جمعہ سے لاپرواہی برتنے اور اپنے عمل کی وجہ سے ہوتا ہے۔

حضوانور نے فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے کہ نماز سے نماز، جمعہ سے جمعہ اور رمضان سے رمضان درمیان کی لغزشوں اور کوتاہیوں کیلئے کفارہ ہو جاتا ہے جب تک کہ انسان کبائر گناہوں سے بچتا رہے۔ یعنی خدا یہ گناہ بخش دے گا۔ صرف نظر کرے گا۔ اور فرمایا یہ کفارہ اسی صورت میں ہے کہ جب خدا کا فضل تلاش کریں گے جس کا مطلب ہے کہ ناجائز کمائی، دھوکا دہی اور ناجائز منافع خوری سے بچتے رہیں گے اور ساتھ ہی نماز کا ذکر کر کے فرما دیا کہ ہر نماز کا خیال رکھو۔ ہمیشہ خدا کے ذکر کی طرف توجہ رکھو۔

حضور انور نے چند قرآنی دعاؤں کی طرف بھی توجہ دلائی اور فرمایا کہ خدا کی مدد کے بغیر برائیوں سے نہیں بچا جا سکتا۔ آجکل ہر طرف کئی قسم کی برائیاں پھیلی ہوئی ہیں۔ ان سے خدا ہی بچا سکتا ہے۔ اور اللہ ہی ہے جو گناہوں کو معاف کرنے کی طاقت اور قدرت رکھتا ہے۔ اسی لئے عاجزی کی خصلت اپناتے ہوئے ادنیٰ بندوں کی طرح فرض نمازوں میں بھی اور اس کے علاوہ بھی دعائیں کرتے رہیں کیونکہ قبولیت دعا کا ایک لمحہ ہماری دنیا و آخرت کو سنوار دے گا۔ خدا تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں قبولیت دعا کے نظارے دکھائے اور ہم خالص اللہ کے ہو جائیں اور صرف اللہ کے ہو جائیں اور دنیا کی لہو ولعب کی ہمارے سامنے مٹی کی ایک چٹکی کے برابر قیمت نہ ہو۔

خطبہ ثانیہ میں حضور انور نے سری لنکا میں ایک احمدی مکرم عبداللہ نیاز صاحب کے راہ مولیٰ میں قربان ہونے اور وہاں گوجرانوالہ کے ایک احمدی نوجوان کے زخمی ہونے کا ذکر فرمایا اور دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کیلئے احباب جماعت کو نوافل روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

ڈاکٹرز کی ضرورت

فضل عمر ہسپتال کے درج ذیل شعبہ جات میں ڈاکٹرز کی ضرورت ہے ایسے ڈاکٹرز جو MBBS ہوں اور خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں اپنی دخواستیں صدر محلہ /امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ بنام ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ارسال کریں۔

شعبہ جات: جنرل میڈیسن، گائنی، پیڈز، سرجری

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

انڈسٹریل ایکسپو 2006ء

مورخہ 11 اور 12 نومبر 2006ء کو انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) کے زیر اہتمام سالانہ صنعتی نمائش انصار اللہ پاکستان کے ہال میں منعقد ہو رہی ہے۔ تمام صنعت کار، مینوفیکچرز Consultants سٹال کی فوری بکنگ کیلئے درج ذیل ایڈریسز پر رابطہ کریں:۔

فیکس: 047-6212296

1۔شیخ حارث احمد

0333-6713202

Sharis70@gmail.com

haris@iaaae.com

2۔عرفان سلام

0300-8889984

erfansalam@hotmail.com

irfansalam@yahoo.com

(جنرل سیکرٹری:IAAAE)

نظام وصیت

نظام وصیت نظامِ خدا ہے
ضمیرِ زمانہ کا یہ ہمنوا ہے
اگر ہے ضعیفوں کو مثل عصا یہ
تو محتاج بندوں کا حاجت روا ہے
سہاگن ہوئیں اس سے بیوائیں کتنی!
ہزاروں یتیموں کا یہ آسرا ہے
کسی دن یہ ہو گا محیطِ زمانہ
کہ اس کی جبیں پر یہ لکھا ہوا ہے
یہ ہے تشنہ روحوں کو ایماں کا چشمہ
دلوں کی یہ کھیتی کو کالی گھٹا ہے
اسی سے ہیں کِھلتی امیدوں کی کلیاں
یہی باغِ مہدی کی بادِ صبا ہے
یہ بیعت کنندہ کا ہے امتحاں بھی
مگر درحقیقت جزا ہی جزا ہے
وصیت کے کرنے میں غفلت برتنا
خطا ہے، خطا ہے، یقیناً خطا ہے
یہ کافوری مرہم ہے زخمی دلوں پر
یہی دردمندوں کے دکھ کی دوا ہے
وصیت کنندہ ہے جنت کا وارث
وہ جنت ہے کیا شے، خدا کی رضا ہے
حقیقت میں ہے یہ حصارِ مسیحا
کہ جو اس میں آیا گنہ سے بچا ہے
محبت کا ہے انتشار اس سے ہر سو
پہ جورو جفا اس سے سہا ہوا ہے
ذرا دیکھنا اس کے نور و ضیا کو
یہ ماہِ لقا ہے، یہ مہرِ ھدیٰ ہے
یہ ہے زندگی بخش اہلِ فنا کو
یہ حوضِ مسیحا ہے، آب بقا ہے
خدا سے یہ سودا خریدا ہے جس نے
منادی ہے کرتا ''کھرا ہے کھرا ہے''
ہے بیعت قدم پہلا الفت کی رہ میں
وصیت ہے کیا شے وفا در وفا ہے
اسی میں ہے خوشنودیٔ حق تعالیٰ
یہی تو مسیح الزّماں کی رضا ہے

عبدالسلام

تبصرہ

ورثہ میں لڑکیوں کا حصہ

نام کتاب: ورثہ میں لڑکیوں کا حصہ
مصنف: حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
ناشر: لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی

مارچ 2006ء کی مجلس مشاورت میں لڑکیوں کو وراثت کا حق دینے کے بارے میں ایک تجویز رکھی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے منظور کر کے اس پر عمل کرنے کا ارشاد فرمایا۔

لجنہ اماء اللہ کراچی نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے 1960ء کے کتابچہ کو شائع کرنے کی سعادت پائی ہے۔ تا اس کے ذریعہ جماعت کی تعلیم و تربیت کے لئے پُرمغز اور پرمعارف قرآنی تعلیمات میسر آسکیں۔ خدا تعالیٰ ان کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور جماعت کو قرآنی تعلیمات پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

''لڑکیوں کو ان کے شرعی حصہ سے محروم کرنا بدترین قسم کا ظلم بھی ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ سے ایک کمزور جنس پر جو اپنی کمزوری اور شرم کی وجہ سے والدین اور بڑے بھائیوں کے سامنے زبان نہیں کھول سکتی ایک بھیانک قسم کا ظلم روا رکھا جاتا ہے۔ اور اسے اس کے مال سے محروم کر کے اس کا گلا گھونٹا جاتا ہے۔'' (ص9)

دائمی ثواب ہوگا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے جو امن کی حالت میں وصیت لکھتا ہے اور اس وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اس کو دائمی ثواب ہوگا اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا''۔

(الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20 ص 320)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

مرد اور عورت برابر ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

''خدا تعالیٰ کے نزدیک مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔ اس نے دونوں کو پیدا کیا ہے۔ اگر کوئی مرد اس کے حکم کو توڑتا اور عورت فرمانبرداری کرتی ہے تو وہ عورت اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس مرد سے بدرجہا اچھی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی عورت خدا تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرتی ہے اور مرد فرمانبرداری کرتا ہے تو وہ مرد خدا تعالیٰ کے نزدیک اس عورت سے بدرجہا اچھا ہے''۔ (الازھار لذوات الخمار حصہ اول) ص3

(مرسلہ: مرکزی اصلاحی کمیٹی)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی دعاؤں کی قبولیت کے نہایت ایمان افروز واقعات کا روح پرور بیان

اے محمد! تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہیں

آج ہر احمدی کو دعاؤں کے ذریعہ سے خدا کے برگزیدوں میں شامل ہونا چاہئے

محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ مرحومہ کی علمی خدمات کا تذکرہ اور ان کے لئے دعا کی تحریک

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مؤرخہ 8رستمبر 2006ء (8رتبوک 1385 ہجری شمسی) بمقام بیت الفتوح، لندن۔ برطانیہ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے عرب کے رہنے والے مشرکین کی ایسی کایا پلٹی کہ انہیں ایک خدا کی عبادت کرنے والا اور ہمہ وقت اس کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر کرنے والا بنا دیا۔ ان لوگوں نے اپنے آقا و مطاع کی پیروی میں اپنی راتوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے گزارنا شروع کر دیا۔ اُن لوگوں نے جہاں اپنے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھے۔ وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں خود اپنی قبولیت کے نشانات بھی دیکھے۔ اور یہی قبولیت کے نشانات اور اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان تھا جس نے ان کو مزید توکل کرنے والا اور دعاؤں پر یقین کرنے والا بنا دیا اور پھر وہ اُس مقام تک پہنچ گئے جہاں وہ ہر روز اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے دیکھتے تھے۔ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نے اُنہیں خدا تعالیٰ کی صفات کا فہم و ادراک عطا کیا۔ ان کی عبادتوں نے اللہ تعالیٰ کو ان سے راضی کیا۔ اور وہ اپنے پیارے خدا سے اس طرح راضی ہوئے کہ دنیا کی ہر لالچ کو انہوں نے ٹھوکروں سے اڑا دیا۔ اور وہ لوگ بعد میں آنے والوں کے لئے ہدایت کا باعث بنے۔ اُنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے یہ سند حاصل کی جس کا ایک روایت میں یوں ذکر ملتا ہے۔**

حضرت عمر بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ مَیں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اے محمد! تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہیں۔ بعض بعض سے روشن تر ہیں لیکن نور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس نے تیرے کسی صحابی کی پیروی کی میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہوگا۔ حضرت عمر بن خطاب نے یہ بھی کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی بھی تم اقتداء کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ (مشکوٰۃ کتاب المناقب الصحابہ صفحہ 554)

پس ان روشن ستاروں نے دنیا کو ہدایت دی۔ ایک دنیا تک اسلام کا پیغام پہنچایا، ایک دنیا کو اپنے پیدا کرنے والے خدا کے قریب کیا، عرب سے باہر کی دنیا میں یہ صحابہ گئے اور اللہ تعالیٰ پر توکل، ایمان اور دعاؤں سے لوگوں نے اُن کے ہاتھوں سے دنیا میں معجزے عمل میں آتے دیکھے۔ پھر جب بڑی بڑی طاقتوں نے جو ہدایت کی اِن قندیلوں کو بجھانا چاہتی تھیں، جو انہیں ختم کرنے کے درپے تھیں اُن سے ٹکر لی تو اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اور اپنی دعاؤں کی قبولیت دیکھتے ہوئے انہوں نے ان طاقتوں سے مقابلہ کیا تو میدان پر میدان مارتے چلے گئے۔ اس کی ایک دو مثالیں یہاں پیش کرتا ہوں۔

تاریخ میں یہ ذکر ملتا ہے کہ ایران کے خلاف جب جنگ ہوئی تو سب لوگ تُستر کے مقام پر جمع ہوئے۔ اور اہل فارس کے سپہ سالار ہرمزان اور ان کی ایرانی افواج اور پہاڑوں پر رہنے والے اور اہواز کے لشکر خندقوں میں بیٹھے تھے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کو ان کی امداد کے لئے بھیجا اور اہل بصرہ پر حاکم بنا دیا۔ اور باقی تمام علاقہ پر ابوسبرہؓ کو مقرر کیا۔ مسلمانوں نے کئی مہینے تک ان کا محاصرہ کئے رکھا، اکثر کو تہ تیغ کیا۔ اس محاصرے میں حضرت براء بن مالکؓ جو حضرت انس بن مالکؓ کے بھائی تھے شہید ہو گئے۔ ان کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے سو مرتبہ مبارزت کی تھی اور آخری بار شہید ہو گئے تھے۔ آپ ہی کی طرح مجزأۃ بن ثور اور کعب بن ثور اور اہل کوفہ اور اہل بصرہ میں سے متعدد لوگ شہید ہوئے تھے۔ جنگ تُستر کے دوران مشرکین نے ان پر اَسّی (80) بار حملہ کیا اور کبھی یہ غالب آتے اور کبھی وہ۔ بہت شدید جنگ ہوتی رہی۔ جب آخری حملہ میں شدید جنگ ہو رہی تھی تو مسلمانوں نے حضرت براءؓ کی خدمت میں عرض کی کہ اے براء بن مالک اپنے ربّ کو قسم دیں کہ وہ ان کو ہماری خاطر شکست دے دے۔ آپؓ نے دعا کی (۔) کہ اے اللہ ان کو ہماری خاطر شکست دے اور مجھے شہادت عطا فرما۔ (اپنی شہادت کی بھی ساتھ دعا کی) آپؓ مستجاب الدعوات تھے۔ ان کی دعائیں بڑی قبول ہوتی تھیں۔ اس دعا کے بعد مسلمانوں نے دشمنوں کو شکست دی اور ان کو ان کی خندقوں میں داخل ہونے پر مجبور کر دیا۔ اور پھر حملہ کر کے ان کے شہر میں داخل ہو گئے اور شہر کا احاطہ کر لیا۔

(التاریخ الکامل لابن اثیر جلد 2 صفحہ 368 حالات سنہ ثمان عشرۃ دار الکتاب العربی بیروت 1997ء)

ایک دوسری روایت میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے بارے میں آتا ہے، 18 ہجری کا واقعہ ہے۔ نہاوند میں حضرت سعدؓ بن ابی وقاص مسلمانوں کے کمانڈر تھے۔ جراح بن سنان الاسدی نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں ان کے خلاف شکایات بھیجیں۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں محمد بن مَسلمہ کی ڈیوٹی تھی کہ جو شخص کسی کی شکایت کرتا آپ اس کی تحقیق کیا کرتے تھے۔ وہ سعد کو ساتھ لے کر اہلِ کوفہ میں گھومے پھرے اور ان سے ان کے بارے میں پوچھتے تھے۔ جس کسی دوست کو بھی انہوں نے پوچھا سب نے اس کی تعریف کی سوائے ان لوگوں کے جو الجراح الاسدی کی طرف مائل ہو چکے تھے وہ خاموش رہے وہ کچھ نہ بولتے تھے اور نہ ہی وہ انہیں کوئی الزام دیتے تھے۔ (یہ جو طریقہ ہے یہ بھی سچ بولنے کے خلاف ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ڈھکے چھپے الفاظ میں غلط کام کی تائید کی جا رہی ہے۔ بہرحال کہتے ہیں کہ) یہاں تک کہ محمد بن مَسلمہ، بنی عبس میں پہنچے اور ان سے پوچھا۔ اسامہ بن قتادہ نے کہا: اللہ گواہ ہے وہ نہ تو برابر تقسیم کرتا ہے اور نہ ہی فیصلہ میں عدل کرتا ہے اور نہ ہی جنگ میں لڑنے جاتا ہے۔ اس پر سعد نے کہا: اے اللہ! اگر اس نے دکھاوے، جھوٹ اور سنی سنائی بات کی ہے تو اس کی نظر اندھی کر دے اور اس کے اہل و عیال کو بڑھا دے، اسے فتنوں میں

ڈال۔پس وہ اندھا ہوگیا۔اس کی دس بیٹیاں تھیں۔......پھر حضرت سعدؓ نے ان فتنہ پردازوں کے خلاف دعا کی۔اے اللہ! اگر یہ لوگ شرارت، فخر کے اظہار اور دکھاوے کے لئے نکلے ہیں تو ان پر جنگ مسلط کر۔(اس دعا کا یہ اثر ہوا کہ) انہوں نے جنگ کی اور الجراح حضرت حسن بن علیؓ کے حملے کے وقت تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے ہوا، قبیصہ پتھروں سے کچلا گیا اور اَرْبَدْتہ تیغ ہوا۔

(التاریخ الکامل لابن اثیر جلد 2 صفحہ 390-391 حالات سنہ ثمان عشرۃ دار الکتاب العربی بیروت 1997ء)

تو ان صحابہ کی دعاؤں کا یہ اثر ہوتا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی خوشخبری دی تھی کہ صرف یہی لوگ نہیں جن پر میرے پیار کی نظر ہے جو تیرے اردگرد روشن ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں اور دنیا کی ہدایت کا موجب بن رہے ہیں۔جن کی دعاؤں کو مَیں تیری وجہ سے قبولیت کا درجہ دیتا ہوں اور دوں گا۔تیرا چلایا ہوا یہ سلسلہ ختم نہیں ہوگا۔..........

..........ایسے بہت سے لوگ دیکھتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے قبولیت دعا کے نشانات دکھا کر دوسروں کے لئے اتمام حجت یا ہدایت یا ایمان میں زیادتی کا باعث بنایا۔ایسی چند مثالیں میں پیش کرتا ہوں۔..........

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب جو سکھ خاندان میں پیدا ہوئے تھے اور پھر حق کی تلاش کرتے ہوئے احمدی ہوگئے۔احمدی ہونے کے بعد ان کو (۔) کا بھی بہت شوق تھا۔گو کہ حضرت مسیح موعود کے (۔) کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے تھے لیکن سردار عبدالرحمٰن صاحب کو (۔) کی طرف غیر معمولی توجہ تھی۔اس کی ایک وجہ تھی۔اس کا ذکر یوں ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتایا کہ آپ کی بقیہ عمر کی مدت کتنی رہ گئی ہے۔جب یہ مدت پوری ہونے کے قریب آئی تو ماسٹر صاحب نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کی، بڑے روئے، گڑگڑائے کہ یا الٰہی ابھی تو میرے بچوں کی تعلیم و تربیت مکمل نہیں ہوئی۔بہت سی ذمہ داریاں میرے سر پر ہیں، میرے سپرد ہیں، میری عمر میں اضافہ فرمایا جائے۔کہتے ہیں کہ ابھی دو منٹ ہی دعا میں گزرے ہوں گے کہ آپ کو الہام ہوا۔(۔) یعنی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی عمر میں اضافہ کر دیا کرتا ہے جو لوگوں کے لئے نافع وجود بن جائیں۔اس پر آپ نے سوچا کہ اللہ تعالیٰ کو (۔) احمدیت بہت پسند ہے اس لئے آپ نے (۔) اشتہارات شائع کئے اور روزانہ (۔) کرنے لگے اور پہلی بار جو مدت بتائی گئی تھی اس سے کئی سال زیادہ گزر گئے۔

تو بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا یہ کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔اس پر ہر احمدی کو بھی توجہ کرنی چاہئے۔..........

حضرت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب کی قبولیت دعا کے بارے میں مولوی عبدالرحیم صاحب عارف (۔) ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ ہماری جماعت میں ماسٹر صاحب پڑھا رہے تھے تو ایک خط آنے پر بڑے فکر مند ہوگئے اور ٹہلنے لگے۔پھر ایک کھڑکی کی طرف منہ کرکے دعا کرنے لگے۔تو میرے دریافت کرنے پر فرمایا کہ پھر بتاؤں گا۔ایک مشکل میں پڑ گیا ہوں تم بھی دعا کرو۔چنانچہ چند گھنٹے کے بعد آپ نے مجھے اپنے دفتر میں بلایا۔ڈاکیا ایک منی آرڈر لایا ہوا تھا۔فرمایا کہ عزیز بشیر احمد کا مونگ رسول سے خط آیا ہے (سردار بشیر احمد ان کے بیٹے تھے جو مونگ میں پڑھتے تھے) کہ آپ نے خرچ نہیں بھیجا مجھے تکلیف ہے۔اور ماسٹر صاحب کہتے ہیں کہ مجھے کہیں سے روپیہ کی امید نہیں تھی۔مَیں نے دعا کی تھی کہ اے اللہ تو رازق ہے بچہ پردیس میں ہے۔میرے پاس رقم نہیں، تیرے پاس بے انتہا خزانے ہیں تُو کوئی سامان کر دے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ سامان کر دیا۔تھوڑی دیر بعد ان کے پیسوں کا انتظام ہوگیا۔ (ماخوذ از رفقاء احمد۔ جلد 7 صفحہ 91-92)

قبولیت دعا کے ضمن میں حضرت مولانا شیر علی صاحب کی دعا سے امتحان میں کامیابی کا بھی ایک عجیب ذکر ملتا ہے۔حافظ عبدالرحمٰن صاحب بٹالوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مولوی شیر علی صاحب کا معمول تھا کہ یونیورسٹی کے امتحانات جب شروع ہوتے تو حضرت مولوی صاحب بلا ناغہ روزانہ تشریف لاتے اور لڑکوں کی معیت میں نہایت الحاح سے دعا فرماتے۔پھر تمام لڑکے ہال میں داخل ہو جاتے۔ایک دفعہ مولوی صاحب دعا کر کے آ رہے تھے کہ ہائی سکول کی بورڈنگ کے قریب ملے۔**مَیں نے عرض کیا کہ حضور میری بچی نے ایف اے میں فلاسفی کا امتحان دینا ہے اس کے لئے دعا کریں۔تو شفقت کا پیکر بغیر کوئی جواب دیئے میرے ساتھ ہو لیا اور دوبارہ ہائی سکول کے برآمدے میں پہنچ کر میری بچی کے لئے لمبی دعا کروائی۔اور آپ پر خاص رقّت کی کیفیت تھی دعا کے بعد فرمایا آپ کی بچی کامیاب ہوگئی ہے۔چنانچہ وہ فلاسفی میں ضلع گورداسپور بھر میں فرسٹ آئی۔**

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب صفحہ 234)

یہ عجیب واقعہ ہے جو عبدالمجید صاحب سیال بی اے ایل ایل بی بیان کرتے ہیں کہ 1943ء کا ذکر ہے کہ مجھے میٹرک کے امتحان میں شریک ہونا تھا لیکن پانچ چھ ماہ کا طویل عرصہ بے مصرف گزر جانے کے باعث میری ہمت جواب دے رہی تھی۔مَیں عجیب قسم کی ذہنی پریشانی میں مبتلا تھا۔ان دنوں میری رہائش بیت الظفر (کوٹھی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب) میں تھی اور حضرت مولوی صاحب گیسٹ ہاؤس میں ترجمۃ القرآن کا کام کرتے تھے (مولوی صاحب نے قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے)۔حضرت مولوی صاحب کے ساتھ قرابت مہربانی اور تلطُّف کے تعلقِ خاص کی وجہ سے ان کو میرے حالات کا خوب علم تھا۔آپ چاہتے تھے کہ میں میٹرک کے امتحان میں ضرور شریک ہوں۔چنانچہ آپ کے ہمت دلانے پر مَیں نے لیٹ فیس کے ساتھ داخلہ بھیج دیا۔آپ نے مجھے تاکید فرمائی کہ جب پہلا پرچہ ہو جائے تو مجھے بتانا کہ کیسا ہوا ہے۔مَیں انشاء اللہ دعا کروں گا تم بغیر کسی فکر کے دل جمعی کے ساتھ امتحان دیتے جاؤ۔جب مَیں انگلش کا پرچہ دے کر آیا۔تو نہایت مایوسی کے لہجے میں حضرت مولوی صاحب سے ذکر کیا کہ صرف دو چار نمبر کا پرچہ کر سکا ہوں۔آپ اس وقت اپنے گھر کے چبوترے پر تشریف فرما تھے۔میری کارگزاری سن کر مسکرائے اور فرمایا مَیں نے تمہارے لئے خاص دعا کی ہے۔مجھے بتایا گیا ہے کہ مجید کو کہو کہ پرچوں پر رول نمبر تو لکھ آئے باقی ذمہ داری ہم لے لیں گے۔نیز یہ بھی فرمایا کہ جب تک نتیجہ نہ نکلے اس بات کا کسی سے ذکر نہ کریں۔کہتے ہیں کہ یہ حقیقت ہے کہ میرے تمام پرچے نہایت خراب ہوئے تھے جن میں سے کسی ایک میں بھی کامیابی کی امید نہ تھی۔لیکن میری حیرانی کی حد نہ رہی جب میٹرک کا نتیجہ نکلا تو مَیں 444 نمبر لے کر سیکنڈ ڈویژن میں کامیاب ہوگیا۔

(سیرت حضرت مولانا شیر علی صاحب صفحہ 253-254)

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ہی فرماتے ہیں کہ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب کو مجھ پر ابتداء میں حسن ظن تھا۔بلکہ قبولیت دعا کے واقعات دیکھ کر ان کی اہلیہ صاحبہ جو شیعہ مذہب رکھتی تھیں ان کو بھی حسن ظن ہو گیا تھا اور اکثر دعا کے لئے کہتی تھیں۔ایک دفعہ ان کا چھوٹا لڑکا بشیر حسین بعمر چھ سات سال سخت بیمار ہو گیا۔ڈاکٹر صاحب خود بھی توجہ سے اس کا علاج کرتے تھے اور دوسرے ماہر طبیبوں سے بھی اس کے علاج کا مشورہ کرتے تھے۔لیکن بچے کی بیماری دن بدن بڑھتی چلی گئی۔یہاں تک کہ ایک دن اس کی حالت اس قدر نازک ہوگئی کہ ڈاکٹر صاحب اس کی صحت سے بالکل مایوس ہوگئے۔اور یہ دیکھتے ہوئے کہ اس کا وقت نزع آ چکا ہے گورکنوں کو قبر کھودنے کے لئے کہنے کے واسطے اور دوسرے انتظامات کے لئے باہر چلے گئے۔اس نازک حالت میں ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ نے بڑے عجز و انکسار سے اور چشم اشکبار سے (روتے ہوئے) مجھے بچہ کے لئے دعا کے واسطے کہا۔مَیں ان کے الحاح اور عاجزی سے بہت متاثر ہوا۔اور مَیں نے یہ پوچھا کہ رونے کی آواز کہاں سے آ رہی ہے۔انہوں نے بتایا کہ بعض رشتہ دار عورتیں اندر بشیر کی مایوس کن حالت کے پیش نظر اظہار غم و الم کر رہی ہیں۔مَیں نے کہا کہ میں دعا کرتا ہوں لیکن اس شرط پر کہ آپ سب بشیر کی چارپائی کے پاس سے دوسرے کمرے میں چلی جائیں اور بجائے رونے کے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا میں لگ جائیں اور بشیر حسین کی چارپائی کے پاس جائے نماز بچھا دی جائے تا مَیں دعا میں اور

نماز میں مشغول ہو جاؤں تو بشیر حسین کی والدہ نے اس کی تعمیل کی۔ کہتے ہیں کہ مجھے اس وقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا بیان فرمودہ قبولیت دعا کا گر یاد آ گیا اور کمرے سے باہر نکل کر کیلیانوالی سڑک کے کنارے جا کھڑا ہوا۔ اور ضعیف اور بوڑھی غریب عورت کو جو وہاں سے گزر رہی تھی آواز دے کر بلایا۔ اس کی جھولی میں روپیہ ڈالتے ہوئے اسے صدقہ کو قبول کرنے اور مریض کے لئے جن کے واسطے صدقہ دیا تھا دعا کرنے کے لئے درخواست کی۔ اس کے بعد میں فوراً مریض کے کمرے میں واپس آ کر نماز و دعا میں مشغول ہو گیا۔ اور سورہ فاتحہ کے لفظ لفظ کو خدا تعالیٰ کی خاص توفیق سے حصولِ شفا کے لئے رقّت اور تضرع سے پڑھا۔ اس وقت میری آنکھیں اشکبار اور دل رقت اور جوش سے بھرا ہوا تھا اور ساتھ ساتھ ہی مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنی شانِ کریمانہ کا جلوہ ضرور دکھائے گا۔ کہتے ہیں کہ پہلی رکعت میں مَیں نے سورہ یٰسین پڑھی اور رکوع و سجود میں بھی دعا کرتا رہا۔ جب میں ابھی سجدے میں ہی تھا کہ بشیر حسین چار پائی پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ میرے شاہ جی کہاں ہیں؟۔ میری ماں کہاں ہے؟ مَیں نے اس کی آواز سے سمجھ لیا کہ دعا کا تیر نشانے پر لگ چکا ہے۔ اور باقی نماز اختصار سے پڑھ کر سلام پھیرا۔ مَیں نے بشیر حسین سے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ اس نے کہا مَیں نے پانی پینا ہے۔ اتنے میں بشیر کی والدہ آئیں اور مجھے باہر سے ہی کہنے لگیں کہ مولوی صاحب آپ کس سے باتیں کر رہے ہیں۔ مَیں نے کہا کہ اندر آئیں۔ اور جب وہ پردہ کر کے کمرے میں آئیں تو کیا دیکھتی ہیں کہ عزیز بشیر چار پائی پر بیٹھا ہے۔ اور پانی مانگ رہا ہے۔ تب انہوں نے اللہ کا بہت شکر کیا اور بچے کو پانی پلایا۔

(مأخوذ از حیات قدسی جلد پنجم صفحہ 31-32)

حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے بارے میں بابا اندر صاحب جو ان کے ملازم تھے وہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ شاہ صاحب گھوڑے سے گرنے کی وجہ سے دائیں کلائی ٹوٹ جانے کی وجہ سے بیمار تھے۔ کورٹ سے بار بار سمن آتے تھے۔ (کسی گواہی کے لئے آتے ہوں گے) ڈپٹی کیشو داس کی عدالت میں مقدمہ تھا شہادت کے لئے حاضر ہونا تھا۔ تو مجسٹریٹ نے یہ سمجھ کر کہ آپ عمداً حاضری سے گریز کر رہے ہیں۔ سول سرجن سیالکوٹ کی معرفت حاضری کا حکم نامہ بھجوایا اور ناراضگی کا اظہار کیا۔ سول سرجن کے تاکیدی حکم پر آپ کو مجبوراً حاضر ہونا پڑا۔ عدالت سے باہر مجسٹریٹ پاس سے گزرا۔ (آپ کھڑے تھے وہ قریب سے گزرا) اس کی ہیئت سے غصہ ظاہر ہوتا تھا (اس کی حالت سے غصہ ظاہر ہو رہا تھا) آپ نے مجھے کہا کہ ڈپٹی صاحب خفا معلوم ہوتے ہیں۔ خوف ہے کہ مجھ پر ناپسندیدہ جرح کر کے میری خفت نہ کریں (یعنی وہ بلاوجہ مجھے طنزیہ فقروں سے شرمندہ کرنے کی کوشش نہ کرے)۔ اس لئے وضو کے لئے پانی لاؤ تا کہ عدالت کی طرف سے آواز پڑنے سے پہلے مَیں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کر لوں۔ چنانچہ آپ نے نہایت خشوع وخضوع سے نفل ادا کئے۔ آپ کمرہ عدالت میں داخل ہوئے تو مجسٹریٹ نے اپنا سر پکڑ لیا اور ریڈر کو کہا میرے سر میں شدید درد شروع ہو گیا ہے۔ مَیں پچھلے کمرے میں آرام کرتا ہوں تم ڈاکٹر صاحب کی شہادت قلمبند کر لو۔ ڈاکٹر صاحب کی شہادت پر ریڈر دستخط کرانے گیا تو مجسٹریٹ نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب کے خرچے کا کاغذ بھی تیار کر لو اور کمرہ عدالت میں آ کر دونوں پر دستخط کر دیئے۔ اور خرچہ دلا کر جانے کی اجازت دے دی۔ باہر آ کر ڈاکٹر صاحب نے مجھے کہا: اندر! دیکھا (۔) کا خدا، اس کی نصرت اور معجزات کیا عجیب شان رکھتے ہیں۔

(از تابعین احمد جلد سوم بار سوم صفحہ 15-16)

ڈاکٹر صاحب کے بارے میں ہی ایک اور روایت ہے۔ یہ انہی بابا اندر کی ہے کہ آپ اکثر دعا کرتے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر حبیب اللہ شاہ انڈین میڈیکل سروس میں آ جائے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ایسی ترقی کے لئے ولایت میں تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے۔ فرمایا کہ ہمارا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ سید حبیب اللہ شاہ صاحب نے جنگ عظیم دوئم میں خدمات سرانجام دینے کی درخواست دے دی اور ان کو ملازمت میں لے لیا گیا۔ جب آپ والد صاحب کی ملاقات کے لئے آئے۔ تو پوچھنے پر بتایا کہ کندھوں پر کراؤن، آئی ایم ایس ہو جانے کی وجہ سے ہیں۔ تو آپ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ دیکھو! میرے بیٹے کو میرے خدا نے آئی ایم ایس کر دیا اور میری دعا قبول کر لی۔

(از تابعین احمد جلد سوم بار سوم صفحہ 16)

ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کے بارے میں مشہور تھا کہ آپ دوا کے ساتھ دعا بھی کرتے ہیں۔ حکیم محمد امین صاحب نے لکھا ہے کہ ایک احمدی لڑکی کی تدفین کے موقع پر ایک غیر احمدی معمر دوست ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کو بہت دعائیں دینے لگے۔ انہوں نے بتایا کہ آس پاس کی احمدی جماعتوں کے قیام میں ڈاکٹر صاحب کی کوششوں کا اہم حصہ ہے۔ آپ بہت بزرگ اور تہجد گزار تھے۔ ہر جمعہ کے روز آپ ایک قربانی کر کے تقسیم کرتے تھے۔ مریض دُور دُور سے علاج کے لئے آتے تھے کیونکہ مشہور تھا کہ آپ دوا کے ساتھ جو دعا کرتے ہیں اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ شفا دیتا ہے۔ (از تابعین احمد جلد سوم بار سوم صفحہ 15)

آج بھی یہی نمونہ ہمارے احمدی ڈاکٹر دکھاتے ہیں اور دکھانا بھی چاہئے کیونکہ شافی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس لئے اس شافی خدا سے ہمیشہ چمٹے رہنا چاہئے۔

حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی فرماتے ہیں کہ: فیضان ایزدی نے حضرت مسیح موعود کی بیعت راشدہ کے طفیل اور (۔) احمدیت کی برکت سے میرے اندر ایک ایسی روحانی کیفیت پیدا کر دی تھی کہ بعض اوقات جو کلمہ بھی مَیں منہ سے نکالتا تھا اور مریضوں اور حاجتمندوں کے لئے دعا کرتا تھا مولا کریم اسی وقت میرے معروضات کو شرف قبولیت بخش کر لوگوں کی مشکل کشائی فرما دیتا تھا۔ چنانچہ ایک موقع پر جب مَیں موضع سعد اللہ پور گیا۔ تو مَیں نے چوہدری اللہ داد صاحب کو، جو چوہدری عبداللہ خاں صاحب نمبردار کے برادر زادہ تھے اور ابھی احمدیت سے مشرف نہ ہوئے تھے، مسجد کی دیوار کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیکھا کہ وہ بے طرح دمہ کے شدید دورہ میں مبتلا تھے اور سخت تکلیف کی وجہ سے نڈھال ہو رہے تھے۔ مَیں نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے بتایا کہ مجھے 25 سال سے پرانا دمہ ہے جس کی وجہ سے زندگی دُوبھر ہو گئی ہے۔ مَیں نے علاج معالجہ کی نسبت پوچھا تو انہوں نے کہا کہ دُور دُور کے قابل طبیبوں اور ڈاکٹروں سے علاج کروا چکا ہوں مگر انہوں نے اس بیماری کو موروثی اور مزمن ہونے کی وجہ سے لاعلاج قرار دے دیا ہے۔ اسی لئے اب میں اس کے علاج سے مایوس ہو چکا ہوں۔ مَیں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے تو کسی بیماری کو لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ کے فرمان سے لاعلاج قرار نہیں دیا۔ آپ اسے لاعلاج سمجھ کر مایوس کیوں ہوتے ہیں؟ کہنے لگے اب مایوسی کے سوا اور کیا چارہ ہے۔ مَیں نے کہا ہمارا خدا تو ﴿فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ﴾ ہے اس نے فرمایا ہے کہ (۔) یعنی یاس اور کفر تو اکٹھے ہو سکتے ہیں لیکن ایمان اور یاس اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ اس لئے آپ ناامید نہ ہوں اور ابھی پیالے میں تھوڑا سا پانی منگوائیں۔ مَیں آپ کو دم کر دیتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے اسی وقت پانی منگوایا اور مَیں نے اللہ تعالیٰ کی صفت شافی سے استفادہ کرتے ہوئے اتنی توجہ سے اس پانی پر دم کیا کہ مجھے خدا تعالیٰ کی اس صفت کے فیوض سورج کی کرنوں کی طرح اس پانی میں برستے ہوئے نظر آئے۔ اس وقت مجھے یقین ہو گیا کہ اب یہ پانی افضال ایزدی اور حضرت مسیح پاک کی برکت سے مجسم شفا بن چکا ہے۔ چنانچہ جب مَیں نے یہ پانی چوہدری اللہ داد صاحب کو پلایا تو آن کی آن میں دمہ کا دورہ رُک گیا۔ اور پھر اس کے بعد کبھی انہیں یہ عارضہ نہیں ہوا۔ حالانکہ اس واقعہ کے بعد چوہدری صاحب قریباً 15-16 سال تک زندہ رہے۔ اور اس قسم کے نشانات سے اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب موصوف کو احمدیت بھی نصیب فرمائی اور آپ خدا کے فضل سے مخلص اور احمدی (۔) بن گئے۔ (از حیات قدسی حصہ اول صفحہ 49 تا 51)

مولوی عبدالقادر صاحب، مولوی محبّ الرحمٰن صاحب کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آخری عمر میں آپ بہت بیمار ہوئے۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ پھیپھڑے بالکل گل چکے ہیں۔ چند یوم کے مہمان ہیں۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا۔ ایک

دن خواب میں دیکھا کہ ایک فرشتہ آیا ہے۔اس نے آپ کا سینہ چاک کیا۔پھیپھڑے نکال کر دکھائے جو بالکل گل سڑ چکے تھے۔ پھران کو پھینک دیا اور ان کی بجائے صحیح وسالم پھیپھڑے رکھ دیئے۔اس رؤیا کے بعد آپ تندرست ہوگئے۔اور کئی سال عمر پائی۔اور طبعی موت سے وفات پائی۔
(از تاریخ احمدیت لاہور۔صفحہ 158)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا واقعہ ہے کہ 1909ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ قادیان میں لگا تار آٹھ روز بارش ہوتی رہی۔جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گر گئے۔حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم نے یہاں سے باہر ایک نئی کوٹھی تعمیر کی تھی وہ بھی گر گئی۔آٹھویں یا نویں دن حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ مَیں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں۔دعا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا کہ میں نے آج وہ دعا کی ہے جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ کی تھی۔یہ دعا بارش کے بند ہونے کی تھی۔دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی۔اور اس کے بعد بارش بند ہوگئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف تھا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔ (رفقاء احمد جلد ہشتم صفحہ 71)

ان بزرگوں کی قبولیت دعا کے بے شمار واقعات ہیں اور یہ سلسلہ آج تک اللہ تعالیٰ نے جاری فرمایا ہوا ہے۔آج بھی ہم دیکھتے ہیں، ہمارے (۔) بھی میدان عمل میں دیکھتے ہیں اور دوسرے خدام سلسلہ کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے یہ سلوک روا رکھا ہوا ہے کہ ان کی دعاؤں کو قبولیت کا شرف بخشتا ہے۔حضرت مسیح موعود کے تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ احمدیوں کو قبولیت دعا کے نشانات دکھاتا ہے۔جیسا کہ ہم دیکھ بھی چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود کو بھی ایسے لوگ عطا فرماتا رہا ہے اور فرما رہا ہے جو ستاروں کی طرح چمکتے ہوئے لوگوں کی ہدایت کا باعث بنتے رہے ہیں اور بن رہے ہیں۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو ایک نظارہ جماعت کے ایسے برگزیدہ لوگوں کے بارے میں دکھایا تھا جس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:''
میں نے دیکھا کہ رات کے وقت میں ایک جگہ بیٹھا ہوں (رات کا وقت ہے میں ایک جگہ بیٹھا ہوں) اور ایک اور شخص میرے پاس ہے۔تب مَیں نے آسمان کی طرف دیکھا تو مجھے نظر آیا بہت سارے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔تب مَیں نے ان ستاروں کو دیکھ کر اور انہی کی طرف اشارہ کرکے کہا۔''آسمانی بادشاہت'' پھر معلوم ہوا کہ کوئی شخص دروازے پر ہے اور کھٹکھٹاتا ہے۔جب مَیں نے کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے جس کا نام میراں بخش ہے۔اس نے مجھ سے مصافحہ کیا اور اندر آ گیا۔اس کے ساتھ ہی ایک شخص ہے مگر اس نے مصافحہ نہیں کیا اور نہ وہ اندر آیا۔اس کی تعبیر مَیں نے یہ کی کہ آسمانی بادشاہت سے مراد سلسلے کے برگزیدہ لوگ ہیں۔جن کو خدا زمین پر پھیلادے گا۔اور اس دیوانے سے مراد کوئی متکبر مغرور متمول یا تعصب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے خدا اس کو توفیق بیعت دے گا۔پھر الہام ہوا............ گویا میں کسی دوسرے کو تسلی دیتا ہوں کہ تو مت ڈر خدا ہمارے ساتھ ہے''۔

(بدر جلد 2 نمبر 45 مورخہ 8 نومبر 1906ء صفحہ 3۔الحکم جلد 10 نمبر 38 مورخہ 10 نومبر 1906ء صفحہ 1)

پس آج روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہر احمدی کو دعاؤں کے ذریعہ سے، اپنی عبادتوں کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق جوڑ کر ان برگزیدوں میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے جو روشن ستاروں کی طرح آسمان پر چمک رہے ہیں۔جنہوں نے پہلوں سے مل کر دنیا کے لئے ہدایت کا موجب بننا ہے اور آسمانی بادشاہت کو پھر سے دنیا میں قائم کرنا ہے۔ہر دل کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکانے کی کوشش کرنی ہے۔ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود کے اس ارشاد کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ''پیر بنو۔پیر پرست نہ بنو'' اور ''ولی بنو۔ولی پرست نہ بنو''۔اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم خاتم الاولیاء اور خاتم الخلفاء کی پیروی کرتے ہوئے اپنی عبادتوں کو سنوارتے ہوئے، قبولیت دعا کے نظارے دیکھتے چلے جائیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کرلیں جو زیادہ نہیں وہ دو ہی رکعت پڑھ لے۔کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقعہ بہرحال مل جائے گا۔اس وقت کی دعاؤں میں خاص تاثیر ہوتی ہے۔کیونکہ وہ سچے درد اور جوش سے نکلتی ہیں۔جب تک ایک خاص سوز اور درد دل میں نہ ہو اس وقت تک ایک شخص خواب راحت سے بیدار کب ہوسکتا ہے۔پس اس وقت کا اٹھنا ہی ایک درد دل میں پیدا کر دیتا ہے جس سے دعا میں رقت اور اضطراب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔اور یہی اضطراب اور اضطرار قبولیت دعا کا موجب ہو جاتے ہیں''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 182)

پھر آپ فرماتے ہیں:۔

ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں۔ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے۔صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے۔کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے۔ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے۔ہمارے بس میں ایک ذرہ بھی نہیں ہے مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کردے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 132)

اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہماری مدد فرماتا رہے اور ہم ان نصیحتوں پر عمل کرنے والے ہوں۔

ایک بات مَیں کہنی چاہتا ہوں۔گزشتہ جمعہ میں نے دعا کی غرض سے بزرگوں کا ذکر کیا تھا۔جو مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ضروری ہے۔صاحبزادی امۃ الباسط صاحبہ کے ذکر میں مَیں نے ان کی دوسری باتیں بتائی تھیں لیکن کسی جماعتی خدمت یا علمی خدمت کا ذکر نہیں کیا تھا۔لجنہ کا کام تو خیر آپ کرتی رہی ہیں اور بڑا المباعرصہ کیا ہے۔لیکن جو سب سے زیادہ اہم کام ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے خاوند حضرت میر داؤد احمد صاحب کے ساتھ مل کر حضرت مسیح موعود کی کتب میں سے مختلف عنوانات کے تحت حوالے نکالے اور انہیں یکجا کیا ہے جو کہ ''مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے'' چھپی ہوئی کتاب ہے۔یہ بہت بڑا کام ہے جو انہوں نے کیا۔اور ان دنوں میں مَیں خود بھی ان کو دیکھتا رہا ہوں۔مَیں نے نوٹ میں رکھا بھی تھا لیکن کسی وجہ سے رہ گیا۔بہرحال مَیں جب بھی ان کے گھر جاتا تھا دونوں میاں بیوی بیٹھے ہوئے حوالوں کو دیکھ رہے ہوتے تھے یا پروف ریڈنگ کررہے ہوتے تھے اور بڑا المباعرصہ انہوں نے یہ کام کیا ہے۔گھنٹوں بیٹھے ہوئے ہیں۔اب یہ ایسا کام ہے جس سے کافی حد تک کسی بھی موضوع پر حضرت مسیح موعود کا فوری حوالہ بھی مل جاتا ہے۔اور جہاں یہ چیز ہوتی ہے وہاں حضرت مسیح موعود کی کتب پڑھنے کی طرف بھی توجہ ہو جاتی ہے۔میر داؤد احمد صاحب نے جو پیش لفظ لکھا ہے اس میں صاحبزادی امۃ الباسط بیگم صاحبہ کے بارے میں یہ ذکر بھی کیا ہے کہ ''میرا دل اپنی رفیقۂ حیات کے لئے ممنونیت کے جذبات سے لبریز ہے جنہوں نے اقتباسات کی تلاش، نقل، تصحیح اور پھر پڑھنے میں مسلسل بڑے حوصلے اور محنت سے میرا ہاتھ بٹایا''

تو اللہ تعالیٰ ان دونوں پر اپنے پیار کی نظر رکھے۔انہوں نے یہ بہت اہم کام کیا ہے۔اس کی اہمیت کے پیش نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو بھی فرمایا تھا کہ اس کا ترجمہ کریں جو کہ پھر انہوں نے ....Essence of کے نام سے انگریزی میں کیا۔دو جلدیں ان کی زندگی میں شائع ہوگئیں اور دو بعد میں چھپی ہیں اور مزید ابھی چھپنی ہیں کیونکہ ابھی بھی جو حوالے ان دونوں میاں بیوی نے اکٹھے کئے تھے انگریزی ٹرانسلیشن میں تمام عناوین کو ابھی تک Cover نہیں کیا جاسکا۔چار جلدوں کے باوجود یہ بہت بڑا کام تھا کیونکہ اس سے لوگوں کو شوق پیدا ہو رہا ہے۔یہاں ایک انگریز احمدی خاتون نے مجھے کہا کہ براہین احمدیہ کا ترجمہ کب ہو رہا ہے۔کیونکہ مَیں نے کچھ حوالے اس کے پڑھے ہیں۔دل چاہتا ہے کہ اب پوری کتاب پڑھی جائے۔تو یہ جو حوالوں کے ترجمے ہیں یہ لوگوں میں اصل کتابوں کے پڑھنے کا بھی شوق پیدا کرتے ہیں۔تو مَیں نے سوچا کہ اس لحاظ سے بھی ان کا کام بیان کردوں تاکہ لوگ ان کو اس لحاظ سے بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

❁ مکرم ڈاکٹر محمد نصراللہ چیمہ صاحب ایف آر سی (سرجن) برمنگھم انگلینڈ تحریر کرتے ہیں کہ میرے چھوٹے بھائی مکرم حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ صاحب ایڈیشنل محاسب مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 9۔ اگست 2006ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا اور از راہ شفقت عالیہ محمود نام عطا فرمایا ہے۔نومولودہ محترم محمد عبداللہ چیمہ صاحب مرحوم سابق کارکن دفتر وقف جدید ربوہ ابن حضرت مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی رفیق حضرت مسیح موعود کی پوتی اور محترم حکیم عبدالرؤف پرویز صاحب مرحوم آف باغبانپورہ لاہور کی نواسی ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی والی فعال لمبی زندگی عطا فرمائے اور اسے نیک صالحہ خادمہ دین سعادت منداور نافع الناس وجود بنائے نیز والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔آمین

ایکوکارڈیوگرافی

❁ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ایکوکارڈیوگرافی یعنی دل کے الٹراساؤنڈ کیلئے جدید ترین مشین کے ذریعہ دل کی بیماریوں کی تشخیص اور علاج کی جانچ پڑتال کے سلسلہ میں درج ذیل معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔

1) دل کے پٹھوں کی انفرادی اور مجموعی حرکت وساخت کے بارہ میں معلومات۔

2) دل کے خون پمپ کرنے کی کارکردگی Ejection Fraction کے بارہ میں معلومات اور تفصیلات۔

3) دل کے پٹھوں کا پھیلاؤ Diastolic Function جو کہ جسمانی علامات سے بھی پہلے متاثر ہوتا ہے کے بارہ میں ٹیسٹ۔

4) گزشتہ یا موجودہ ہارٹ اٹیک کے نتیجہ میں دل کا کونسا حصہ کس قدر متاثر ہوا ہے۔

5) دل کے اندرونی والوز (Valves) کی خرابی کے بارہ میں معلومات اور صحیح تفصیلات کا حصول نیز آپریشن کیلئے صحیح وقت کا تعین۔

6) بچوں میں دل کے پیدائشی نقائص مثلاً سوراخ، نیلا پن اور سوکڑہ وغیرہ میں تشخیص کی سہولت۔

یہ ٹیسٹ اس جدید ترین مشین پر ہارٹ اسپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال ہر اتوار اور بدھ کو کرتے ہیں۔قبل از وقت Appointment حاصل کرکے اس جدید سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ولادت

❁ مکرم نذر محمد کھوکھر صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم حافظ محمد ظفراللہ صاحب کھوکھر استاد جامعہ احمدیہ ربوہ کو مورخہ 16۔اکتوبر 2006ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت نومولود کا نام حارث احمد کھوکھر عطا فرمایا ہے نیز اسے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔بچہ مکرم ناصر محمود عباسی صاحب کا نواسہ، مکرم ملک فضل داد کھوکھر صاحب صدر جماعت احمدیہ کھوکھر غربی اور مکرم مولانا سعید احمد انصاری صاحب مربی سلسلہ مرحوم کی نسل سے ہے۔احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔آمین

اعلان دارالقضاء

(ترکہ)

❁ مکرم بشیر احمد علوی صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم محمد عبداللہ صاحب ولد مکرم امام بخش صاحب سکنہ گوٹھ امام بخش ضلع نواب شاہ سندھ وصیت نمبر 11363 بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 14/23 واقع دارالیمن ربوہ برقبہ ایک کنال الاٹ شدہ ہے۔ یہ قطعہ نمبر 14/23 برقبہ ایک کنال اب میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض نہ ہے۔جملہ ورثاء کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) مکرم بشیر احمد علوی صاحب (بیٹا)
(2) مکرم ظہیر احمد علوی صاحب (بیٹا)
(3) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ (بیٹی)
(4) مکرمہ منظور بیگم صاحبہ (بیٹی)
(6) مکرمہ خدیجہ نجمہ (بیٹی)
(7) مکرمہ بشیراں بیگم صاحبہ۔مرحومہ پسماندگان مرحومہ
(i) مکرم ظفر محمود صاحب (بیٹا)
(ii) مکرم راشد محمود صاحب (بیٹا)
(iii) مکرم عابد محمود صاحب (بیٹا)
(iv) مکرم آصف محمود صاحب (بیٹا)
(v) مکرم کاشف محمود صاحب (بیٹا)
(vi) مکرمہ آصفہ صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرکے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

وقف عارضی ہر احمدی کا فرض ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

''وقف عارضی کی ضرورت بہت ہے۔بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افراد جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں۔جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح وارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح وارشاد کا کام کرنا چاہئے۔یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح وارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے۔اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی''۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1966ء)

(مرسلہ: قائد تعلیم القرآن ووقف عارضی مجلس انصاراللہ پاکستان)

نور ہی نور

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:۔

''ٹیلی ویژن دیکھنے والے بھی کئی قسم کے کئی انواع کے لوگ ہوا کرتے ہیں،بعض دن کو دیکھتے ہیں، بعض رات کو جاگنے والے جانور ہیں۔وہ ساری رات ٹیلی ویژن دیکھتے ہیں اور ایسے بھی ملے جو رت جگوں کی وجہ سے احمدیت کے نور سے منور ہوئے۔اللہ تعالیٰ کا فضل جس پر نازل ہونا ہو دیکھو کیسے بہانے بنا دیتا ہے۔آسٹریا میں ایک بہت ہی قابل آدمی جو اللہ کے فضل سے انگریزی زبان کے بھی بہت ماہر اور شستہ زبان لکھنے والے ہیں اور اپنی زبان پر بھی ان کو بڑا عبور ہے قابل دانشور ہیں۔ہمارے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ ان تک پیغام پہنچ جائے۔ہمارے تصور میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ ان کی طبیعت سعید ہے اور وہ پیغام سنتے ہی پہچانیں گے اور لبیک کہیں گے ان کا خط آیا کہ ایک رات میں گھما رہا تھا ٹیلی ویژن کے ناب Knob کو کہ دیکھیں کہ کیا ہے۔اچانک ایم ٹی اے دکھائی دیا تو میں حیران رہ گیا۔میں نے کہا یہ تو نور ہی نور ہے، صداقت ہی صداقت ہے، ہر دوسرا جذبہ میرے دل سے نکل گیا اور اس ایک ہی پروگرام میں میرا دل قائل ہو گیا اور پھر جب میں نے اور پروگرام سنے تو اب میں یہ فیصلہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مجھے لازماً اس جماعت کا ممبر بننا ہوگا''۔

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن 11 جولائی 1997ء)

(مرسلہ: مرکزی اصلاحی کمیٹی)

روسی سیاستدان۔لیون ٹراٹسکی

لیون ٹراٹسکی ایک مشہور روسی سیاستدان تھا۔وہ 26/اکتوبر 1879ء کو روس کے شہر یانوفکا (Yanovka) میں پیدا ہوا اس کا اصل نام لیوڈے ویڈووچ برونسٹین Lev Davdovich Bronstein تھا۔

سرگرمیوں کی پاداش میں گرفتار کرکے سائبیریا جلاوطن کر دیا گیا۔1902ء میں وہ لیون ٹراٹسکی کے نام جعلی کاغذات بنوا کر لندن فرار ہو گیا اور اس کے بعد تمام عمر اسی نام سے معروف رہا۔

لندن میں اس کی ملاقات دو اور جلاوطن ساتھیوں لینن (Lenin) اور پلیخانوف (Pelkhanov) سے ہوئی۔1905ء میں وہ وطن واپس لوٹا مگر اس مرتبہ بھی اسے سائبیریا جلاوطن کر دیا گیا۔1907ء میں وہ پھر ملک سے فرار ہو گیا اور دس برس تک مغربی یورپ کے مختلف ممالک اور پھر امریکہ کی خاک چھانتا رہا۔

1917ء میں جب روس میں انقلاب برپا ہوا تو ٹراٹسکی نیویارک میں تھا وہ یہ خبر سنتے ہی وطن واپس آیا۔جہاں لینن نے اسے ملک کا وزیر خارجہ اور وزیر جنگ مقرر کیا۔لینن کی وفات کے بعد جب اسٹالن برسر اقتدار آیا، ٹراٹسکی کو اس کے اہم عہدوں سے معزول کر دیا گیا۔

1927ء میں ٹراٹسکی کو ایک مرتبہ پھر جلاوطن ہونا پڑا۔اس نے کچھ برس قسطنطنیہ اور ناروے میں گزارے اور پھر 1937ء میں میکسیکو سٹی میں رہائش پذیر ہو گیا اسی شہر میں 20/اگست 1940ء کو اس کو قتل کر دیا گیا۔

درخواست دعا

❁ مکرم بشیر احمد اختر صاحب وکالت تصنیف ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ عزیزم عدیل احمد ابن مکرم سعید احمد صاحب واپڈا کچھ عرصہ سے بیمار ہے اور آجکل شوکت خانم ہسپتال لاہور میں علاج ہو رہا ہے۔احباب کرام کی خدمت میں عزیز کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

❁ مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خبریں

انٹرنیٹ صارفین کی تعداد انٹرنیٹ کے استعمال میں امریکہ پہلے نمبر پر ہے جہاں 15 کروڑ سے زیادہ لوگ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہیں۔تقریباً 8 کروڑ کے ساتھ چین دوسرے اور ساڑھے پانچ کروڑ کے ساتھ جاپان تیسرے نمبر پر ہے۔ ہندوستان کا نمبر نواں ہے جہاں ایک کروڑ 80 لاکھ سے زائد افراد اس ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

پودوں میں انسانوں کیلئے مفید ادویات بائیو ٹیکنالوجی جو کہ سائنس کی ایک نئی فیلڈ ہے اس کی ایک تحقیق کے ذریعہ پودوں میں یہ صلاحیت پیدا کی جارہی ہے کہ وہ انسانی انزائمز اور ہارمونز بنائیں دیگر ادویات جو کہ انسانی صحت کیلئے ضروری ہیں وہ بھی ان کے ذریعے پیدا کر رہے ہیں۔

ذہنی تناؤ میں چائے زیادہ پئیں برطانیہ کے ماہرین نے کہا ہے کہ ذہنی تناؤ میں مبتلا افراد عام چائے کے زیادہ کپ پی کر چند ہفتوں میں تناؤ سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

بچوں کو بازاری کھانا کھلانے سے پرہیز کریں (نیٹ نیوز) بچوں کی غذا کے بارے میں ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ چار ماہ کی عمر تک بچوں کو صرف ماں کا دودھ پلانا چاہئے۔ ماں کے دودھ میں تمام غذائی اجزاء موجود ہوتے ہیں۔اسی کی وجہ سے بچے کی نشوونما ہوتی ہے۔بسکٹ اور دیگر بازاری کھانے بچے کی صحت کیلئے ذرہ برابر مفید نہیں۔اس سے بہتر ہے کہ کیلا مسل کر دیا جائے۔ بچے کو خالی یخنی بھی دی جاسکتی ہے۔ایک وقت میں دی جانے والی غذا ایک پیالی سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔

لال مرچیں لال مرچیں سرخ "زہر" ہیں مرچوں کے مضر اثرات سب سے پہلے غذا کی اس نالی پر پڑتے ہیں جو منہ سے معدہ تک جاتی ہے۔مرچیں لگنے کی آگ بجھانے کیلئے بار ٹھنڈا پانی پینا بعد ازاں نزلہ زکام بن جاتا ہے۔ یورپ، امریکا، افریقہ، عرب شام ترکی میں کہیں بھی لال مرچ استعمال نہیں کی جاتی جبکہ برصغیر میں لال مرچوں کے استعمال کا رواج عام ہے۔

لیزر کے بغیر، بالوں کا مستقل خاتمہ
ماہر امراض جلد ڈاکٹر عائشہ خان صاحبہ
مورخہ 28 اکتوبر 2006ء بروز ہفتہ صبح دس بجے
تا دوپہر ایک بجے مریضوں کا معائنہ فرمائیں گی۔
خواتین و حضرات استفادہ کر سکتے ہیں۔
بمقام ربوہ کلینک دارالرحمت غربی ربوہ
فون 6213462-0300-9452971

زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: محمود احمد ورک
موبائل: 0301-7963055
دفتر: 6215751 رہائش: 047-6214228

ماشاء اللہ گیزر
طالب دعا: محمد ...
بھاری چادر کے گیزر لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔سیل سروس اینڈ ایڈجسٹمنٹ
B-1-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 6213158 موبائل: 03336526292

جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
فون آفس: 047-6215857
گجر پراپرٹی سنٹر
اقصیٰ چوک بیت الاقصیٰ
بالمقابل گیٹ نمبر 6 ربوہ
طالب دعا: شبیر احمد گجر
موبائل: 0301-7970410-0300-7710731

4½ فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائرکنڈیشنر
سپلٹ - ٹیپ ریکارڈر
موبائل فون دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
7231680
7231681
7223204
1-لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: انعام اللہ
Email:uepak@hotmail.com

ڈیلران: ریفریجریٹر ڈیپ فریزر سپلٹ AC ونڈو AC واشنگ مشین کوکنگ رینج، کلر TV
ڈاؤلینس، پیل
ویوز، فلپس ایل جی
سام سنگ سپر ایشیاء۔انڈس
نیشنل الیکٹرونکس
احمدی احباب کیلئے خاص رعایت ہم آپ کے منتظر ہوں گے
طالب دعا: منصور احمد
لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور فون 7223228-7357309

SUZUKI
Life in a New Age with
LIANA

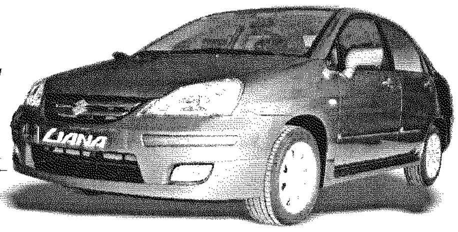

Booking Open
Car financing & leasing available
Sunday Open, Friday Closed
MINI MOTORS 5873197 5712119
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore. 5873384

رمضان اسپیشل آفر
بڑے سائز کی امپورٹڈ ٹوئن ٹب سیمی
فخر الیکٹرونکس
آٹو میٹک واشنگ ڈرائی مشین گارنٹی کے ساتھ -/6900
ڈاؤلینس فریج ڈبل ڈور -/12500 ٹوئن مشین -/6500
مائیکرو واوون -/3200
جوسر (10 in 1) فوڈ فیکٹری -/3000 "14 ٹی وی -/5100
سپلٹ اے سی 15000۔ مکمل ڈش -/5000 میں لگوائیں۔
پیکج کے ساتھ سینڈوچ میکر گفٹ فری
1-لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
Tel 042-7223347-7239347-7354873 Mob:0300-4292348-0300-9403614

انبشیر۔اب اور بھی سٹائلش ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
شوروم چوکی فون 047-6214510 ربوہ 049-4423173

Mob: 0300-9491442
Mob:0300-4742974
TEL:042-6684032
طالب دعا:
دلہن جیولرز
نذیر احمد، حفیظ احمد
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔اکتوبر

طلوع فجر	4:58
طلوع آفتاب	6:17
زوال آفتاب	11:52
غروب آفتاب	5:27

"لاعلاج" امراض کا علاج
جدید ترین ہومیوپیتھی (ہولز موپیتھی)
ہومیو ڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد
31/55 علوم شرقی ربوہ۔ 047-6212694

مقبول ہومیوپیتھک ہسپتال
لاعلاج امراض کا شافی علاج
(کینسر، کالا یرقان، ہیپاٹائٹس بی۔سی)
نادار اور مستحق مریضوں کا علاج مفت کیا جاتا ہے
زیر نگرانی: پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان ایم ایس سی RHMP-DHMS
زیر سرپرستی: مقبول احمد خان
بس سٹاپ بستان افغاناں تحصیل شکرگڑھ ضلع نارووال
ہیڈ آفس: احمد مقبول کارپس 12۔ٹیگور پارک نکلسن روڈ لاہور
فون: 042-6368134-6368130

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Admissions Open
In United Kingdom, United States of America, Canada, Ireland & Greece for Fall/ Winter Intakes.
IELTS/TOEFL We also provide Classes for IELTS/ TOEFL Tests with. Hostel Facility
Education Concern®
Mr. Farrukh Luqman.Cell:0301-4411770
829-C Fasial Town. Lahore . Pakistan
Phone:+92-42-5177124/5162310Fax +92-42-5164619
URL:www.educoncern.tk
Email:edu_concern@cyber.net.pk

CPL-29FD